© rasailojaraid.com

ہی لگتا ہوا ہے کہ زندگی کا آغاز اور زندہ اشیاء کا تنوع اور ان کا تفاضل سب کا سب ایک حکیم کے امر اور حکیمانہ تدبر سے ہے۔ میرا یہ "ہوگا" ڈارون کے "ہوگا" سے زیادہ بہتر طریقہ پر تمام شہوادت کی توجیہ کرتا ہے، کسی سوال کو لاجواب نہیں چھوڑتا، اور سب سے بڑھ کر اس کے حق میں وجہ ترجیح یہ ہے کہ اُس طرف تو کوئی آدمی صداقت کے ساتھ "ہوگا" سے زیادہ کچھ کہنے کے قابل نہیں ہے مگر اس طرف کثرت صالح ترین انسان، جو کبھی جھوٹ بولتے نہیں پائے گئے، پورے زور کے ساتھ یہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ "ہے" اور ہم آنکھوں دیکھی بات کہہ رہے ہیں کہ "ہے"۔ پھر کیا وجہ ہے کہ سائنس کے طالب علم ادھر آنے کے بجائے ادھر جا رہے ہیں؟ کیا اس کی کوئی وجہ اُس خدا بیزاری (Theopholia) کے سوا ہے جو قرون متوسطہ سے سائنس کے طالب علموں کو میراث میں ملی ہے؟ اگر یہی بات ہے تو "جذبات" کا نام لوگوں نے "علم" کیوں رکھ چھوڑا ہے۔

علمی اور عقلی حیثیت سے اس نظریہ میں جو کمزوریاں ہیں ان سے قطع نظر کر کے اگر دیکھا جائے کہ فلسفے اور اخلاق اور علوم تمدن و اجتماع میں داخل ہو کر اس ظالم تخیل نے انسان کو برباد کرنے کے لیے کیسے شدید فتنے برپا کیے ہیں، تو شاید کسی صاحب بصیرت آدمی کو یہ ماننے میں ذرہ برابر تامل نہ ہوگا کہ موجودہ دور میں جن نظریات نے انسان کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی کی ہے، یہ ڈارونزم ان سب کی سرتاج ہے۔ اگر انسان کی فلاح چاہنے والوں کے ہاتھ میں اقتدار ہو تو وہ اس نظریے کی تعلیم دینے والوں کے ساتھ اس سے زیادہ سخت برتاؤ کریں جو انارکی پھیلانے کے لیے بم سازی اور ڈاکہ زنی کی تعلیم و تبلیغ کرنے والوں سے کیا جاتا ہے۔

نواقض وضو

"اسلام نے جسم و لباس کی طہارت و نظافت کا جو لحاظ رکھا ہے اس کی قدر و قیمت سے عقل انسانی انکار نہیں کر سکتی۔ لیکن اس سلسلہ میں بعض جزئیات بالکل ناقابل فہم معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً ریح کے نکلنے سے وضو کا ٹوٹ جانا، حالانکہ جسم کے ایک حصہ سے محض ایک ہوا کے نکل جانے میں بظاہر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی ایسی نجاست نہیں ہے جس سے وضو ساقط ہو جائے۔ آخر اس ہوا سے کیا چیز گندی ہو جاتی ہے؟ اسی طرح پیشاب کرنے سے وضو کا سقوط، حالانکہ اگر احتیاط سے پیشاب کیا جائے اور پھر اچھی طرح دھو لیا جائے تو کہیں کوئی نجاست لگی نہیں رہ جاتی، یہی حال دوسرے نواقض وضو کا ہے جن سے وضو ٹوٹنے اور تجدید وضو لازم آنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ براہ کرم اس الجھن کو اس طرح دور کیجیے کہ مجھے عقلی اطمینان حاصل ہو جائے۔"

نواقضِ وضو کے مسئلے میں آپ کو جو شبہات پیش آئے ہیں انھیں اگر آپ حل کرنا چاہتے ہیں تو اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ شریعت میں جن جن باتوں سے وضو کے ٹوٹنے اور تجدید وضو لازم آنے کا حکم لگایا گیا ہے پہلے ان سب کو اپنے ذہن سے نکال دیجیے، پھر خود اپنے طور پر سوچیے کہ عام انسانوں کے لیے (جن میں عالم اور جاہل، عاقل اور کم عقل، طہارت پسند اور طہارت سے غفلت کرنے والے، سب ہی قسم کے لوگ مختلف درجات و حالات کے موجود ہوں) آپ کو ایک ایسا ضابطہ بنانا ہے جس میں حسبِ ذیل خصوصیات موجود ہوں:

(۱) لوگوں کو بار بار صاف اور پاک ہوتے رہنے پر مجبور کیا جائے اور ان میں نظافت کی حس اس قدر بیدار کر دی جائے کہ وہ نجاستوں اور کثافتوں سے خود بچنے لگیں۔

(۲) خدا کے سامنے حاضر ہونے کی اہمیت اور امتیازی حیثیت ذہن میں بٹھائی جائے تاکہ نیم شعوری طور پر آدمی خود بخود اپنے اندر یہ محسوس کرنے لگے کہ نماز کے قابل ہونے کی حالت دنیا کی دوسری مشغولیتوں کے قابل ہونے کی حالت سے لازماً مختلف ہے۔

(۳) لوگوں کو اپنے نفس اور اس کے حال کی طرف توجہ رکھنے کی عادت ڈالی جائے تاکہ وہ اپنے پاک یا ناپاک ہونے، اور ایسے ہی دوسرے احوال سے جوان پر وارد ہوتے رہتے ہیں، بے خبر نہ ہونے پائیں اور ایک طرح سے خود اپنے وجود کا جائزہ لیتے رہیں۔

(۴) ضابطہ کی تفصیلات کو ہر شخص کے اپنے فیصلہ اور رائے پر نہ چھوڑا جائے بلکہ ایک طریق کار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معین ہو تاکہ انفرادی طور پر لوگ طہارت میں افراط و تفریط نہ کریں۔

(۵) ضابطہ اس طرح بنایا جائے کہ اس میں اعتدال کے ساتھ طہارت کا مقصد حاصل ہو۔ نہ اتنی سختی ہو کہ زندگی تنگ ہو کر رہ جائے اور نہ اتنی نرمی کہ پاکیزگی ہی باقی نہ رہے۔

ان پانچ خصوصیات کو پیش نظر رکھ کر آپ خود ایک ضابطہ تجویز کریں اور خیال رکھیں کہ اس میں کوئی بات اُس نوعیت کی نہ آنے پائے جس پر وہ اعتراضات ہو سکتے ہوں جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس قسم کا ضابطہ بنانے کی کوشش میں اگر آپ صرف ایک ہفتہ صرف کریں گے تو آپ کی سمجھ میں خود بخود یہ بات آ جائے گی کہ ان خصوصیات کو ملحوظ رکھ کر صفائی و طہارت کا کوئی ایسا ضابطہ نہیں بنایا جا سکتا جس پر اُس نوعیت کے اعتراضات وارد نہ ہو سکتے ہوں جو آپ نے پیش کیے ہیں۔ آپ کو بہرحال کچھ چیزیں ایسی مقرر کرنی پڑیں گی جن کے پیش آنے پر ایک طہارت کو ختم شدہ فرض کرنا اور دوسری طہارت کو ضروری قرار دینا ہوگا۔ آپ کو یہ بھی متعین کرنا ہوگا کہ ایک طہارت کی مدتِ قیام (**Duration**) کن حدود تک رہے گی اور کن حدود پر ختم ہو جائے گی۔ اس غرض کے لیے جو حدیں بھی آپ تجویز کریں گے ان میں ناپاکی ظاہر اور نمایاں اور محسوس نہ ہوگی بلکہ فرضی اور حکمی ہی ہوگی اور لامحالہ بعض حوادث ہی کو حد بندی کے لیے نشان مقرر کرنا ہوگا۔ پھر آپ خود غور کیجیے کہ آپ کی تجویز کردہ حدیں ان اعتراضات سے کس طرح بچ سکتی ہیں جو آپ نے تحریر فرمائے ہیں۔

جب آپ اس زاویہ نظر سے اس مسئلہ پر غور کریں گے تو آپ خود بخود اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ شارع نے جو ضابطہ تجویز کر دیا ہے وہی ان اغراض کے لیے بہترین اور غایت درجہ معتدل ہے۔ اس کے ایک ایک جزئیہ کو الگ الگ لے کر علت و معلول اور سبب و مسبب کا ربط تلاش کرنا معقول طریقہ نہیں ہے بلکہ صرف یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا بحیثیت مجموعی ان اغراض و مصالح کے لیے جو اوپر بیان ہوئی ہیں، اس سے بہتر اور جامع تر کوئی ضابطہ تجویز کیا جا سکتا ہے؟ لوگوں کو احکام وضو میں جو غلط فہمی پیش آتی ہے اس کی

© rasailojaraid.com